ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب

الحمد للہ والمنت کہ جواب باصواب مسیح الدجال مسمی بہ

رسالہ مسیح الدجال

تصنیفات جناب مولانا مولوی

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U525

یعنی اعجاز قرآن و مسیح الدجال کی خیالات عجیب قسم کی ہین خیر کیا ذکر کرون
مختصر کچھہ عرض کرتا ہون صفحہ ایک سے دس تک جو لکھا ہے [illegible] کچھہ بھی
مسلمانو کی بہنین فقط کتاب کی شان بڑہائی ہی ہے - مگر اوسمین یہی [illegible]
ہی کہ تنیس دجال جو آجا[illegible] کی موافق ہونگی وہ متفرق زمانو مین [illegible]
پہر حضرت مسیح اونکو مار[illegible] وونکو انکی کیسی پاینگی مسلمان کی
ہان تو یہہ ہی کہ آخر مین بڑا دجال جو آئیگا اوسی حضرت امام مہدی [illegible]
اور جناب مسیح اوسی قتل کرینگی خیر یہہ بھی جانی دو دس صفحہ سے اونیس تک
جو جانور بحری یعنی مسیح دجال و جانور ارضی اوسکو خلیفہ یا جانشین [illegible]
ذکر لکھا ہے وہ عجیب و غریب تعبیرات ہین - اول تو جانور بحری سے دجال
اعظم مراد لینی بے لازم ہی دوسری جانور ارضی جو بعد کو [illegible]
پہلی جانور بحری کا نایب و خلیفہ نہین ہو سکتا پہلا جانور بحری کہ [illegible]
کہان گیا جسکا نایب تم فرضی ارضی جانور کو کہتی ہو تمہاری [illegible]

بھی بچری جانور یعنی دجال اعظم آئندہ آویگا پہر تماشا کہ ارضی جانور

اسکا خلیفہ و نایب کون ہوا کیونکہ نایب جانشین بعد کو ہوتا ہی فقط

افسوس اس حامی دجال بدخصال کو یہہ بہی نہ سوجہی کہ وہ دجال جو آویگا

تو وہ خدائی کا صریح دعوی کریگا حسب بیان احادیث تمام اسلام

کا مخالف ہوگا جناب عیسی مسیح کا دشمن صاف ہوگا پہلا یہہ اتہام کسی

مسلمان پر کب ہو سکتا ہی کیونکہ مسلمان تو مداح جناب مسیح قائل عبودیت

و رسالت جناب محمد مصطفی ہین لاحول ولا قوۃ پہر قریب قیامت انکا

ظہور غیر مفہوم ہی۔ افسوس مسیح الدجال کی صاحب نہ سمجہی کہ جس صورت

مین مسلمان مثیون دجال کی خدمت کرتی ہین اونکی قاتلون کی تعریف مین مسلمانون

کی زبان خشک ہی تو پہر یہہ دونو دجال اہل اسلام کی کیسی دوست ہو سکتی تہین

خدا انکا اندہا ہمکو اور کسیکو نکری پہلی کیسوقت مین ظہور اسلام پہر

بعد ازان کہان خروج دجال اعظم پہلا اول و آخر کا وہ فرق پہر یہہ

بعد پائیپ کا اول کھینا ۔ پہر اسکی کیا معنی کہ جانور ارضی و جانور بحری

کی تصویر کو بعد مین آنکر پرستش کرینگا یہان جانور ارضی کی کہان جانور

بحری کی تصویر بچوا ہی ۔ ابہی تو آپکا جانور بحری یعنی دجال اعظم نہ نکلا

پہلی ہی سی اوسکی تصویر کیسی ۔ حالانکہ حجر اسود کی کوئی صورت نہین فقط

ایک ایسا پتہر کی تصویر ہی جیسی حضرت یعقوب کا تیل ڈالا ہوا پتہر ۔

اب بہی کوئی بت ٹہرا دی تو بجا ہی یروسلم مین جو دو قدم سنگین

اور سنگ کرامت متعلق بتاتی ہین اونہی ہندو کچہہ کہنی لگین تو کیا صحیح

اور زیبا ہوگا ۔ اس فصل کو صاحب مسیح الدجال نی صفت طول دیکر

کتاب کی صورت بنا ہی ہی ورنہ کوئی نتیجہ مناسب نہین نکلتا مختص

اوہام مختلف ہین بعد ازان ۱۹ صفحہ سی لیکر ۳۰ صفحہ تک جو بیان

وہ بہی کچہہ لزوم و موافقت عقلی نہین رکہتا ۔ فقط وہمی تکی اور

خیالی تکی ہین ۔ ہر ایک فرقہ ایسی خیالی بلاؤ پکا سکتا ہی انمین سی

بہت باتین رومن کیتہلک تو تہر پر اور پروٹسٹنٹ لوپ پر ڈہالتی ہین
اور یہی اسیطرح ایک دوسری پر پہبا سکتی ہین بشرطیکہ کچہہ حیا ہو۔
بہلا کہان یہہ مضمون کہ حجر الاسود کی ماننی والی دجال اعظم کو برا جانتی
ہین - اور اہل اسلام اوسی کا ذکر کہا - واجب القتل ٹہرایا - کہان یہہ مطلب
کہ یہہ سنگ سیاہ اوس دجال کی تصویر ہی جو مسلمان پرستش کرواتی ہین
بہلا جسکو کاذب جانتی ہین اور چہوٹا دجال کہتی ہین - پہر اوسکو مانیا اوسکی تصویر
کا پوجا اور اوسکی ظہور سی پہلی ہی کیسا - اگر یون کہو کہ بموجب مذاق یہود
حجر یعقوب کو جو بیت المقدس مین رکہا ہوا ہی یا حجر الاسود کو تصویر
جناب مسیح کہین تو کیا اونکی زبان پکڑی جاتی ہی یہہ سب باتین جب زیبا ہین
کہ مسلمان دجال اعظم کی تعریف کرتی ہین اور اوسکی قاتل یعنی معاذ اللہ جناب
مسیح کی دشمن ہوتی ہین - اور حجر الاسود کو کسی دجال کی تصویر بتاتی بلکہ
وہ تو حضرت ابراہیم کا لایا ہوا کہتی ہین جیسی سنگ تعمیر یا سنگ یشب

کا خدا جو موافق مکاشفات یوحنا بہشت مین دیکہا - اگر خدا نخواستہ مسلمان

دجال اعظم کی پیرو و تابع اور پرستش کرنی والی ہوتی تو بہلا یہہ خطاب

مسیح صادق اور اونکی مادر مریم کو صدیقہ کیون کہتی - اونکی تعریفین خاکر

قتل مسیح الدجال کی بابت کیون کرتی - آپ ایکطرف سی خیالات خام

کی دیوار آسمان تک بڑہائی لیئی جاتی ہین اور دوسریطرف سی جو وہ

دیوار گرتی ہی اور زمین کی برابر ہوئی جاتی ہی اوسکا کچہہ خیال نہین کرتی

یہہ فصل سیوم مین صفحہ ۳۹ سی پچپن تک جو ریت کی دیوار چنی ہی اوسکا

بہی عجب حال ہی یہہ جو قرار دیا ہی کہ فرقہ یہودی مسیح الدجال کی منتظر

ہی یہہ ہی اونکا اصل منشا نہین گو ہم الزاما کہین ورنہ دراصل جو وہ موجود

تہی اور مین وہ ایک نبی صادق کی بشارت دیئی گئی ہی یعنی مسیح آنحضرت

کی جنہین عیسائیون کی ازراہ چالاکی و عہدون متفرق سی تعبیر کیا ہی

ہماری حضرت کی بشارت تو اونکو باب اٹہارہ استثنا مین تمثیل موسی سی

ویسی گئی جیسی انجیل مین سی سوال کیا گیا کہ کیا تو وہ نبی موعود ہی جیران
ہاتونکو تو آپ کیون سنیگی مگر ذرا یہود کو تو سمجھائیے کہ اونکی دعوی کی موافق
حضرت مسیح صادق کیونکر اونکی موعود نبی ہوئی حالانکہ اونکی شرطین پوری
کین نہ سلطنت ولوائی نہ تاج سرداری سر پر رکھا۔ معاذ اللہ وہ موافق مشعر
پنجم بقول توراۃ مقتول ہوئی۔ وہ دجال اعظم کو ہرگز اپنا موعود نہین جانتی
بلکہ ہماری نبی تمہارے خدا مسیح کو توبہ توبہ آپکی طرح جہوٹا دجال اور مسیح کہتی
ہین اور تمہاری طرح عجیب خیالات تار عنکبوت کی موافق بنتی ہاتین اور جیسی آپنی
اس فصل مین زمین و آسمان کی قلابی بی ربط و ضبط ملا کر رونق ملائی
اسیطرح وہ دل خوش کرتی ہین۔ اس فصل مین آپنی مسلمانون کی وہ اقوال
چہوڑ دیئے جو حضرت امام مہدی کی نسبت بشراکت جناب مسیح بیان کیے
ہین بہلا اس صورت موافقت مہدی و مسیح مین مسلمانونکا دجالی ہونا
خود مسلمانون کی زبان سی کیا سنی فصل چہارم مین جو ترتیب خیالات کی

ائی فصل ربیع یا موسم بہار ہی کیا عرض کیا جاہئی یا وہی یہودی لڑکی کی
کہانی اور تمیم داری نصرانی کی فہمایش سی جو نتیجہ نکالا ہی کہ دجال اعظم
وہی سمجھا گیا اس فہم کی قربان اگر دجال اعظم وہ ہوتا تو آنحضرت اور اسلام
کو بقول جناب کیا خوف اور کیا نقصان بلکہ اگر اسلام تابع دجال اعظم ہوتا
تو ڈرنیکی کون بات تہی خوشی و نشاط تہی کہ معاون پیدا ہوا توبہ توبہ نقل کفر
کفر نباشد پہر اوسکی قتل کی تدبیر یعنی چہ ہان البتہ اس سی اتنی بات بشرط
صحت روایت ثابت ہوتی ہی کہ آنحضرت کو دجال کی کفر و ضلالت کا
یقین کلی تہا اور زمانہ خروج اوس بدذات دجال کا تعین معلوم نہ تہا حتی کہ
یہہ ممکن تہا کہ میری ہی آخر زمانہ مین دجال مردود خروج کری ۔ اس سی
کچہہ نبوت احمدی مین نقصان نہین آتا ہماری نبی امی نی یہہ کب کہا کہ
مین عالم الغیب ہون یا مسلمانون نی آنحضرت کو کب دو سرا شریک خدا بنایا جو
انسانی خواص مین سی اونکی خدائی مین فرق آجاوی ۔ واہ ۔ کیا ہی

جولان یہہ طبع والا ہی ذرا بن دیوانہ یہودی بچہ اور تمیم نصرانی کی تصدیق
بیان سی یہہ معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کی خدام مین سی بہی کوئی
دجال اعظم کا تابع نہین ہو سکتا چہ جائیکہ خود دجال اعظم بنکر اونی مسلمان
بہی دعوی کری مین تعجب کرتا ہون کہ صاحب مسیح الدجال ایسی
تو ریاضی دان اوستاد المہندسین پہر اوسپر یہہ نتائج اور یہہ تفرعات
آپہی کیا ہوا تو جیسی ویسی کا کچہہ بہی خیال نہین اگر معاذ اللہ خود مسیح دجال
ہونیکا دعوی ہوتا تو یہودی بچہ کی دیوانگی کا کیا ڈر تہا - کیون اتنا خوف
کرتی - خود ہی تو بیان کیا ہی کہ جناب عیسی مسیح دجال مردود کو قتل کرینگی
بہ قدر اور عرض کرتا ہون کہ صاحب رسالہ جو کتب اسلامیہ سی احادیث
نقل بے سند کیا کرتی مین سو اونکو اطلاع ہو کہ بغیر تحقیق و تنقیح موافق کتب
حال ان باتونکی تصحیح عند الاسلام نہین ہوتی - فقط نقل عبارت ہی کافی
نہین مسلمان بدت ہوئی پہلی ہی . . . اس جماعت سی علیحدہ ہو گئی ہین

ہم ان کل احادیث کو مثل یہود و نصاریٰ کی بموجب وحی نہیں مانتی
اور بالکل بغیر قواعد اصول صحیح نہیں جانتی - پھر جو فصل پنجم آخری
لکھی ہی وہ دوبارہ باقرار خود اسی فصل کو مکرر بطور شرح یا اجمالاً بیان
کیا ہی چونکہ یہہ اوہام پراگندہ مصنف صاحب سی بہی جمع نہیں ہوسکتی
لہذا کبھی انکو بطرز فہرست وار کبھی بعنوان متن اور آخر کو بصورت اجمال
بار بار لکھی ہیں کیونکہ کاغذ روشنائی مفت و ارزاں ہی اب وہ بات
جسکو صاحب رسالہ بڑی اپنی ہوشیاری سمجھتی ہیں وہ یہہ ہی کہ یہودی
جسکی منتظر نجات مسیح بن داؤد ہیں وہ حقیقت میں مسیح دجال ظاہر
ہوگا جو یہودیونکا وعدہ سلطنت پورا کریگا یعنی جو حضرت نبی اسلام
نے کہا ہی کہ جسکی تم بعد مسیح یعنی جناب بن مریم در اصل اللہ کیطرف
سے موعود ہو وہ نبی میں ہوں اس سی پہر ہرگز نہیں لاتی تم آیا کہ معاذ اللہ
گویا میں وہ دجال ہوں جو تمہاری نزدیک آئندہ تم یہودیونکا بادشاہ

دنیا دی گمراہ کرنیوالا ہوگا بلکہ اسکا یہہ مطلب تہا کہ جسطرح مسیح بن
داؤد حقیقی موعود تمہارا ہوچکا اور تم کمبخت اوسی نہیں مانتی اسیطرح
مین تمہارا ایک نبی بشارت دادہ ہون تم مانو یا نہ مانو آخر کو تمہاری طبیعت
کی مواقع وہ بہی دجال آویگا جسی تم اپنی مطلب کی موافق سمجہو گی تو
آپنی اس بات کو ایسا غلط ملط کیا ہی گویا غریب عیسائی اور جاہل مسلمانونکو
دہوکا دینا چاہا ہی دجال کا بہی بیان کرنا اور حضرت مسیح کی بہی صحیح
گواہی دینی اور پہر آپ ہی کہنا کہ جسکی تم تابع ہوگی وہ دجال اعظم نعوذ باللہ
مین ہون اسکی کیا معنی ہوئی۔ کیا طبیعت کا اولٹ پہیر ہی۔ اجی
جناب عیسائی و مسلمانون کا مطلب تو صاف ظاہر یہہ ہی کہ یہودی
جو مسیح بن مریم کو نہ مانی اور پہر نبی اسلام کو جسکا وعدہ مثیل موسی کے
ساتہہ تہا اوسی صحیح نجانی حالانکہ یہہ دونو سچی موعود تہی لہذا اب وہ ان
دونون کی بعد مسیح دجال کی آنی سی اپنی آرزو پوری کرینگی اور ازرہ

ضلالت یہہ جابنگی کہ یہہ یعنی مسیح دجال اعظم ہمارا مسیح بن داؤد آیا
کہ ہماری بادشاہی کو برگزیگا آخر جناب مسیح و امام مہدی اوسکو اور
اوسکی امت کو قتل و غارت کرینگی - عوض جناب مسیح اور اونکی تابعان صحیح
اور احمد فارقلیط اور اونکی امت کا صحیح جو پیدا اسن کا سا ساتھہ تھی خواہ
ازراہ نفاق وہ راہ افتراق پر چلین یا ازروئی وفاق سوچ سمجھکر
طریقہ اتفاق پر آوین - اگر کوئی مسلمان دجال جھوٹا بڑا ہوتا تو کیون وہ
جناب مسیح کو اچھا کہتا کیون نزول عیسوی کی آرزو کرتا کیون یہودیون
سی لڑتا کیون یہود و بیہودہ کو بد دعا دیتا - اس فصل کی آخر مین جو جناب
مسیح الدجال نی باتین بنائی ہین کہ فلان فلان سبب سی یہود دینہ
نی نبی اسلام کی تصدیق کی یہہ تعصب قلبی سی بہلا شروع نبوت سے
بلکہ باقرار اعجاز قرآن اوس سی بہی پہلی آنحضرت صلعم عیسائیون سی
میل جول رکہتی تہی اور قبل ہجرت حضرت جعفر طیار نی حبش مین

جا کر نجاشی بادشاہ نصرانی کی روبرو سورۂ مریم پڑہی جس میں جناب
مسیح بن مریم اور بنت عمران وغیرہ کی تعریف ہی اور جناب مسیح
کو کلمۃ اللہ و روح اللہ و وجیہہ عند اللہ غرض سب کچھ سوا الوہیت کہا
ہی اور یہود کو طرح طرح سی الزام واجب دیا ہی - پھر یہود سے کون امید
دنیا دہی باقی رہی تہی - صاف کہدیا گیا تہا کہ یہود و مسلمانوں کی قوی
و شدید دشمن ہیں اور عیسائی مسلمانونکی بڑی دوست اور اقرب محبت
ہیں ہیں پہر یہودی مدینہ سی مذہبی راہ و رسم رکہنا و سلوک بیجا یعنی
چہ یہ بالکل ایک طرفی خیالات ہیں - خوش اعتقاد لوگ ہر ایک مذہب
کے ایسی ہی ہوتی ہیں کہ اپنی نبی تو پورا تولتی ہیں اور غیروں کی نبی غلط
سرا زور رکہتی ہیں یہہ جو لکہا ہی کہ اسلام رخ چونکہ بیت المقدس کیطرف
تہا پہر کعبہ کیطرف ہو گیا اسیواسطے یہود مدینہ اونسی خوش ہوی اور نبی مان گئی کیا
خوب خیال ہی بہلا جب مسیح بن مریم کو موعود صحیح اونکا بنا دیا

کہ فی الحقیقت ایک موعود اوّل بنام مسیح بن داؤد یہودیون کی
حضرت عیسیٰ ہی ادر فرمادیا کہ وہ پاک پیدایش ہین اور اونکی والدہ صدیقہ
ہین اور یہود اونکی منکر گمراہ ہین چنانچہ سورۂ مریم و سورۂ آل عمران سی
ظاہر ہی جو کہ ہین نازل ہوئین تو یہود ہی فقط بیت المقدس کیطرف مسلمانون
کی نماز ہی کیا خوش ہوتی اور آنحضرت نی کبھی یہہ کسی یہودی سی نہین
کہا کہ جو مسیح بن داؤد تمہاری پاس نبی ہو کر آنی والا ہی یا جسکی تم انتظام
سی منتظر ہو وہ مین ہون یہہ اور بات ہی کہ جس نبی کی تم منتظر موعود
ہو وہ پیغمبر خدا مین ہون یہہ پیغمبر موعود ہی اور فی الحقیقت اونکی لئی
تھا جو قتل ہوئی یا وہ نبی یا فارقلیط کتب سابقہ مین لکھا گیا تھا یہہ عجیب
بات ہی کہ تصدیق تو جناب مسیح بن مریم کی بھی کی ہو اور یہہ بھی کہا کہ یہود
نی برا کیا جو اونکو نہ مانا پھر وہی مسیح بن داؤد کا آپ دعوی کرتی یا
معاذ اللہ حقیقی دجال اعظم اقرار فرماتی اور پھر کہتی کہ دجّال کو مسیح

بن مریم قتل کرینگی اور پہر خود دیوانہ یہودی بچہ سی آپ قتل کیا۔
عجیب باتین ہین کہ رد تونکو بہی ہنساتی ہین۔ یہودیونکو مسیح بن داؤد
کا وعدہ آور ہی جو مسیح بن مریم پر پورا ہوگیا اور وسی نبی مثل
موسی کا وعدہ اور بشارت دیگر۔ جبکا حضرت نی دعوی فرمایا اور
دجال ہر دو وند سوم مسلمان آور ہی۔ جو عیسائی و مسلمانونکی نزدیک
پیشوای گمراہان ہوگا جو یہود کی بشارکی موافق ہوگا۔ در صاحب
مسیح بن داؤد یا ابن مریم کا نزول ثانی بصورت جلالی اوسی
دجال کی قتل کیواسطی ہوگا۔ اِن مین چار باتون مین کچہہ سی اتحاد و
توافق و تلازم باہم نہین فقط یونہین بیہی سی چپیان لگائیین ہین انصاف
ہو تو خود اس رسالہ کی تردید چہپوائین مگر یہہ فرشتونکی باتین ہین کہ
اقرار خطا کرین۔ تثلیث کی امکان مین جو کہاہی پہلی وہ صحیح طور پر
غیر محرف آیات سی نجومی ثابت کرین کہ آسمان مین فلان فلان

آیت سی بالتصریح تثلیث ثابت ہی تب ہم آپکی عقلی کیفیت
سمجھہ سکینگی لیکن اگر اون آیات بائیل مین ہماری تاویل مرزا
دل چسپ وخاطر نشین ہوگی تو اِس آپکی معمہ کی حاجت اور اِس
نازک خیالی کی احتیاج ہرگز نہ ہوگی اوّل دیوار چینی پہر نقش نگار
کیجئی۔ اگر تثلیث ماننی کی تکلیف ایجاد عیسائیان رومن کیتھلک
وغیرہ نہوتی اور الہامی انجیل مین اوسکی تصریح موجود ہوتی تو ضرور
اصل اصول مسئلہ کا انکار کوئی فرقہ انجیلی نکرتا حالانکہ فرقہ یونی ٹیرین
یعنی توحیدئی بالکل اسکی منکر ہین۔ اور تمام رومن کیتھلک بلکہ اپنی
بہائی پروٹسٹنٹ کی بہی اسمین تکذیب کرتی ہین اور اس فقرہ انجیل
کو تو ایجاد بتاتی ہین کہ تین ہین جو آسمان پر ہین اور تین جو زمین پر
ہین چنانچہ مرزاپور کی چہپی ہوئی بائبل مین مصرح ہی کہ یہہ فقرہ
پرانی کتابون مین نہین پایا جاتا ہی یہہ اقرار پروٹسٹنٹ پادریون کا ہی

جس سے ایک بڑا مسئلہ اصل اصول بلکہ عمدہ اول عیسائیون
کا باطل ہوتا ہے تعجب ہے کہ توحید خدا ایسا تو بڑا ضروری مسئلہ
بہ ارادہ ہمین عیسائیون کی نزدیک یہہ تفریق وتاویل کہ جس سے توحید
تین اقنیم ہو گئی - پھر توراۃ مین اوسکا کہین ذکر نہین کسی امت
کو اوسکی خبر نہین - حضرت مسیح نے خود ایک خدا بتایا اوسی کو
سجدہ کیا - فرمایا مجھے اچھا مت کہو اچھا وہی ایک ہی نے غرض صاف سمجھا
اپنی عبودیت اور خدا کی معبودیت و الوہیت اقوال وافعال سے ظاہر
فرمائی - اس پر تو عیسائیون کو نظر نہو اور فقط ایک جماعی کی بعضی
تثلیث پر جو قرار پادری فانڈر صاحب اجتہادی بات ہے اور اسقدر
اعتقاد ہے کہ تاویلات مشکلہ کرتی ہین اور اپنی ذہن نشین فقرات
انجیل مین سیدہے صاف معانی جو تمام انجیل مین درست ہوتی ہین
اور تمام کتب مذہبی مین ایسی مجازی معنی مروج ہین اول صاف

معانی سی دست بردار ہوتی ہین بنیاو تو درست ہی ہہین کیفیت
تمثیلات تثلیث بیان کرنا چاہتی ہین ۔ نیت درست ہو تو انصاف
ممکن ہی افسوس ۔ ہزار ہا قدیمی عیسائی تو تثلیث کو سمجھتی ہی
نہین ہماری استراوسی بمقابلۂ اہل توحید ثابت کرنیکا ارادہ کرتی
ہین مدعی سست گواہ چست ۔ بعض عیسائی چلکر مسلمانونکو
الزام حجر اسود کا دیا کرتی ہین کہ مسلمان بھی بت پرست ہین چونکہ
صاحب مسیح الدجال نی بھی یہہ تعرض کیا ہی لہذا یہان اسکا مختصر
جواب واضح لکھا جاتا ہی پوشیدہ نرہی کہ حجر اسود جو ستون کعبہ مین
لگا ہوا ہی اوس مین کچھ نقش وصورت نہین اور نہ اوسکو مسلمان
کسی خدا و رسول کی تصویر سمجھتی ہین بلکہ بوسہ دیتی وقت خدای
واحد کی گواہی دیتی ہین اور کلمہ شہادت پڑہتی ہین ۔ اور یہہ بوسہ
حجر اسود یا اشارہ بوقت طواف حج صرف بحکم خدا ہی ورنہ خود

صحابہ سی منقول ہی کہ ہم تجھکو اِی سنگ سیاہ معبود نہین جانتی
فقط حکم بجا لاتی ہین جیسا کعبہ کیطرف کو تمام مسلمان اور بیت المقدس
کیطرف یہود و عیسائی نماز پڑھتی ہین لیکن ان مقامات کو معبود
نہین سمجھتی بلکہ معبود وہی ہی جو حقیقی مسجود ہی سورۂ بقر تحویل قبلہ کا
جہان ذکر ہی اِس مضمون کو دیکھو کہ خدا ہر طرف ہی مگر ایکطرف بیت المقدس
یا کعبہ کیطرف جو منہہ کیا جاتا ہی یہہ حکم خدا کی بجا آوری ہی اِسیطرح
خدا نی آدم کو سجدۂ تعظیمی کرایا تھا ۔ اور سب فرشتونکو حکم کیا تھا
کہ آدم کو سجدہ کرین ۔ اوسی اختیار تھا اور ہی ۔ پس اوسکی حکم کا بجا لانا
فرض ہی ورنہ شیطان کیطرح مردود ہوگا ایسی ہی اللہ تعالی نی بہی حکم
قرآن شریف مین والدین کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا ہی پس اگر مسلمان
اِن حکمونکو مانین تو وہ سنگ پرست و آدم پرست و والدین پرست کا نام
پا نہین سکتی ہین کیا اونکو منکر کہین گی یا اون پر کافر بت پرست کا الزام

اٹھا سکتی ہین حقیقت مین یہہ عیسائی آخر کو جلی دلکی پھپھولی پھوڑتی

ہین - کیا کہین اگر پوپ ہیرا ذرا جیتی تو ضرور وہ اس تثلیث کی بہی

اصلاح کرتی یہہ کیا کفارہ کی بہی مگر آسان تہی حضرت حجر اسود کی

پرستش کا ناحق الزام تو عجب مسلمانون کی ذمہ ہو سکتا تہا کہ کہین فاتحہ درود وغیرہ

ہین ہمارے تعقیب مین حجر اسود کا ذریعہ ڈہونڈتی تہی یا اوس سی دعا مانگتی

یا وسیلہ حاجت روائی کا ٹہیراتی اگر حجر اسود مسلمانونکا رکن مذہب ہوتا

تو ضرور قرآن شریف مین اوسکا کچہہ تو ذکر ہوتا حالانکہ نام بہی نہین

ہے یہہ پتہر ابراہیمی یادگار ہے اور اوسکا بوسہ یا اوسکی طرف اشارہ بہی

اسی غرض سی ہوتا ہے جیسی بیت المقدس مین سینکڑون مصنوعی -

تبرکات بزرگونکی نام سی ہوئی ہین بہشت کی زینہ کی دو سنگ

بہی موجود ہین جنکی زیارت ہمیشہ ہوتی ہے - بیت المقدس کا حجر

متعلق و حجر مریم وغیرہ اونکو بہی بوسہ و تصویر دیتی کہین تو کیا زبان

بکر ٹھی جا سکتی ہی ؎ تو

فیصلہ عیسائیان و اہل اسلام

خدا دونو فرقون کا اصل مین واحد ہی اور تثلیث حقیقت مین غلطی ہی
یا بطور مجاز یہہ کہو کہ چونکہ خدا و حضرت عیسیٰ و روح القدس کا ایک حکم و
منشا و مطلب ہی گویا یہہ تینون سب موافق اور باہم ایک مین
دوئی و جدائی نہین جیسا شیعہ کہتی ہین نبی اور علی مین جدائی نہین
کسی بات کی وہان سمائی نہین ۔ ورنہ حقیقی طور پر کسیطرح ممکن نہین
کہ توحید و تثلیث جمع ہو سکین آئندہ جو کوئی توحید فی التثلیث پر زیادہ
اصرار کریگا وہ پشیمان ہوگا ۔ اور مسلمانون کی رو برو اُسکی حماقت زیادہ
ظاہر ہوگی ۔ ایسلئی یونی ٹیرین کی قدر مسلمانون کی نزدیک کہین
زیادہ ہی اور عیسیٰ کی فرزند خدا ہونیکی بہی تاویل بطور مجاز خوب ہی
یعنی جناب مسیح کو فرزند مجازی بالا ولی خدا کا بتا دین کہ وہ بندہ

محبوب ترین ہی اور سب اولاد خدا یعنی انبیا و حواریین سی افضل ہی
لیکن ہرگز حقیقی پسر خدا کا نہ تھا دین کیونکہ اسکو ماننی والا سوائی یورپ
کی اور کہین کوئی آدمی نہین ـ کسی بات سی ہرگز ثابت نہین ہوتا
کہ خدا نی خود شکم مریم مین جنم لیا ـ اور تینتیس ۳۳ سال تک وہ عمر بہی رہا
بعد ازان فقط دو تین سال رسالت و نبوت کی ـ غرض جسقدر چاہئی
جناب مسیح و حضرت مریم کو عیسائی لوگ بڑہا دین اور بڑا کہین اور
بزرگ جانین لیکن انصاف یہہ ہی کہ وہ ہرگز خدائی حقیقی نہین ـ
نہ خداوند حقیقی کی حقیقی و اصلی فرزند ـ اور نہ جناب مریم خاتون
جو مادر مسیح ع ہین معاذ اللہ خداوند تعالی کی حقیقی بیوی و اصلی جورو
اب رہا کفارہ اوسکی یہہ معنی سمجہنی چاہئین کہ مصائب و تکالیف
جناب مسیح سبب حصول سفارش ہی و باعث نجات مومنین بشرط
شفاعت حیات روح اللہ ع ہوگی بس اسی کفارہ بندگان قرار

دیا ہی البتہ اسصورتمین کچھہ خرابی نہوگی وجا ہی اعتراض نہین
اعتقادات کا تو چلو فیصلہ ہوا - اب یہ ہی کہ عیسائی شراب خنزیر
کہاتی ہین اور جائز سمجھتی ہین یہہ اونکی ملک کا رواج ہی وہان
سرد ملک ہین ان دونونکا ضرر فائدہ کی اوپر غالب نہین وہ جانو
مگر بہتر یہہ ہی کہ موافق توراۃ کی حرام سمجھین اور مباح نہ جانین آئندہ
انہین اختیار ہی یون تو بعض مسلمان بہی شراب پیتی ہین مگر حرام
جانتی ہین اور خنزیر نہین تو خرگوش وبی فلس مچہلی کہاتی ہین حالانکہ
دونو جانورونکی نجاست ایک ہی توراتمین مصرح موجود ہی اور
ناسخ قرآن شریف مین موجود نہین بلکہ جس آیہ قرانی مین لحم خنزیر
و لحم میتہ کو حرام بتایا ہی اسمین حرمت خون کا بہی ذکر ہی بعض کہہ
سکتی ہین کہ حرمت خون مین ارنب یعنی خرگوش جیسی ہندمین سسا
کہتی ہین وہ بہی آگیا کہ آخر وہ ہوتی وہ ہوتی خون ہوجاتا ہی یا خون

حیض مین عورت کی اوسی ہموار آتا ہی - غرض یہہ احتیاطات
ہین بجاے چار نکاح ہو بہتر و مناسب انسب بعدل از روی قرآن نفت
بہی ایک ہی نکاح ہی چاہئی کہ خوب سوچ سمجہکر دیکہہ بہالکر ایک ہی
نکاح کری کہ جیتی جی ایک بیوی کی دوسری زوجہ کی حاجت اپنی
طرفسی نہو - اور بی ضرورت دوسری تیسری بیبی اب خاص کر ہند مین کری
ساری عمر تلخیان و جنجال ہی - آنحضرت و جناب امیر المومنین
علی مرتضی نی بہی پہلی زوجہ کی جیتی جی کوئی دوسری بیوی نہین کی
اور بعد ازان جو کی تو واسطہ تعیش کی نہین کی بلکہ از راہ ترحم یا واسطہ
اولاد کی نکاح کئی لیکن کسیکو ناخوش نہین ہونی دیا کہ کبہی کسیطرح اونکی
ناخوشی بحالت زندگی خاوند یا بعد کو بہی ظاہر نہین ہوئی جبکہ حسب
شریعت موافق مرضی طرفین نکاح بقبولیت جانبین ہوا گر انکا تو طلاق سا
کی حاجت بہی بہت کم ہوگی پس اگر شاذ و نادر ہو بہی تو درصورت

تراضی طرفین یا ادای حقوق زوجہ لبطور خلع طلاق دینا کچھ ظلم
نہیں توراۃ سے مطلق جواز ثابت ہوتا ہے جسطرح تعدد ازدواج
کتب سابقہ سے روشن ہے مگر وہ طلاق کہ خلاف رضامندی زوجہ کے
بلا قصور زنا مسلمانوں میں ہے اچھی نہیں نبی اسلام نے ایسی طلاق و نہی
سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی اور طلاق بغیر خوشی زن کی ابغض
مباحات آنحضرت کی نزدیک ہے - قرآن تفسیر حسینی خیر کا اول
حکم ہے بعد ازان ناچار کو بخوف ضرر طرفین طلاق کو بتایا ہے تا کہ
عورت معلق ادہر مین نہ چہوڑی جاوے اور طرفین مین سے کسیکی جیب
راہ ہموار ہو جاوے - جیسے اکثر بیچارے عیسائی تکلیف اوٹہاتے ہیں
اولاد سے محروم رہتے ہیں - خیر رواج کو بڑا دخل ہے لیکن اسمیں شک
نہیں کہ عام مسلمانوں میں تعدد ازدواج و جنگ مذہبی و غلام بنا لینے کا
ایسا بیجا دستور ہو گیا تہا کہ جنکی ظلم ہونے میں کچھ شک نہیں اور نہایت

نے اوسی ایسا اسلام مین جاری در روا کیا تہا کہ گویا اسلام کو وسیلہ
ظلم کا ٹہرایا تہا۔ غلام و لونڈی بنانے سے اونکی گہر تباہ و خراب ہوئے
زوجائیون اور بیبیونکی عزت و حاجت ہوتی ہین بنسبت باندی غلامونکی
بہت کم ہوئی لوٹی قوم کی عادت ہو گئی افسوس جو زہر کہ بطور دوا کی
بوقت اشد ضرورت خرید و فروخت ہوتا ہی وہ بلا شرط لی کر
لوگ عام طور پر علانیہ بے حجاب لیا دیا جانے لگا اسکو خوب کیا عیسائیون
نے اسکی بیڑی سی بند کیا کہ زمانہ رذیلیتی کا ہی اور نفس انسانی ایسی
ویسی اور اسی قید کو بوقت خواہش شیطانی نہین مانتا۔ ہر چند کہ نبی
اسلام نے تعداد ازدواج کو کم کیا اور ترغیب کو بہی چند شرط لگا کر
بہت بند کرنا چاہا مگر آخر کو نفس اباحت نے مسلمانونکو ایسا دائرہ وسیع
دکہلایا کہ اکثر نے خواہش نفسانی حد سی باہر ہو گئی۔ چار نکاح کی جگہہ
سینکڑون عورتین بطور نکاح و نہر ف اب تک گہر مین ڈالتی رہی

اور ہفت بی لحاظ شروط صحیحہ تمام بہا و جہاد و فسادات کرتی
رہی حالانکہ جابجا فساد و تعدی کی مذہب قرآن شریف مین موجود
ہی و الفتنۃ اشد من القتل - آیا ہی - اور اگرچہ آزادی غلامان
مین مذہب اسلام نی بہت کچہہ سعی کی - بہت بہت شروط اونکی
آسایش پرورش کی مقرر رکہی آخر یہہ کہ اونکو بمنزلہ اولاد کی رکہنا
بتایا - اب بہی غلام وغیرہ کو آزاد کردیا مگر وہ بسبب تمنای خدمت برکت
سی جدا ہوا پہر اپنی وطن شام سی اوٹہا چلا آیا - زید کو اپنی رشتہ دار
زینب کا نکاح کرادیا پہر جب زید اوس سی ناخوش ہوا تو اوسکا طرفین
مین موافقت چاہی اور زید کو طلاق سی منع کیا - آخر جب وسنی رنجیدہ
طلاق بخوشی خاطر خود دیدی تب وہ بار ضرر بحکم قضا و قدر اپنی ذمہ رکہہ
لیا اگرچہ حسب ظاہر طعن بت پرستان سی شرم آتی لیکن حکم خدا سی
وہ دنیا وی ندامت گوارا کی تاکہ منہہ بولی فرزندونکی ازدواج سی

نکاح جائز سمجھا جاوی اور جرح واقع ہو حالانکہ آنحضرت صلعم کی پاس آٹھ
ازواج اس وقت موجود تھین خصوصاً بی بی عائشہ وغیرہ - اور اگر ایسا ہی
خیال خدانخواستہ اُس ضعیفی مین ہوتا تو کیا اور اچھی اچھی جوروان موجود
ہو سکتین تھین یہہ تہمت غلط محض بیجا خیال ہی رہا نماز روزہ
سو وہ کسی عیسائی یا مسلمان کا اصل مین صحیح صحیح مفید ہو ترقی الاخلاق
نہین - خواہ گرجا مین جاتی ہین یا مسجد مین - اثر صحیح و عمل حقیقی
کسی مین نہین فقط لکیر کی فقیر ہین - قراءت ہی تو فقط زبانی :
اور رکوع سجدہ ہی تو فقط نشست و برخاست - مسلمان تو اکثر نماز
و قرآن کی سرسری معانی نہین جانتی صرف الفاظ ہی کا شوق ہی :
عیسائی البتہ ترجمہ نماز کا اپنی دیسی زبان مین سمجھتی ہین - مسلمانون
مین بھی امام ابو حنیفہ صاحب نے بھی ترجمہ قرآن کو نماز مین جائز البتہ
رکھا تھا - لیکن مسلمانون نی اونکی رائی کو ایسا پھیرا کہ اونھون نی پھر

فتووں سے رجوع کی مسلمانوں کو نفس قرآن کی حفاظت بالفاظ بہت
منظور رہی ہے بخلاف عیسائیاں کہ اونکی طرف اصل انجیل عبرانی ہے
بطفیل ترجمہ یونانی مفقود ہو گئی عیسائیوں میں ترجموں کا ایسا رواج
ہوا کہ ترجمات ہی بجائے اصل قائم مختلف طور پر ہو گئے مسلمان الفاظ
وحی عبرانی پر دیدہ دوختہ رہے اور عیسائی ترجموں پر بال و پر سوختہ ہو گئے
اب خداوند تعالیٰ سب پر رحم کرے۔ کیا اچھا ہو کہ ہندوستان کی کہیت
میں جہاں انکا موقع رہنے کا ہوا ہے انکا انصاف و فیصلہ بجے ہو جاوے

(س) میں نے سنا ہے کہ آپ ہر ایک فرقہ کی کسی کسی بات کو بہ نسبت
ایک دوسرے کی صحیح و غلط جانتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ بہلا نصاریٰ کا
کوئی سا مسئلہ بہ نسبت مسلمانوں کی صحیح ہے کہ مسلمان اوسمیں غلطی کرتے ہوں

(ج) البتہ ایسا ہے جیسے اکثر مسلمان حسب طرح انبیاء کو معصوم و گناہوں
سے پاک و صاف سمجھتے ہیں ایسا نہیں بلکہ کسیقدر خطا نفس انبیا کی

سوائی جناب مسیح کتب آسمانی سی ثابت ہین ہان احکام الٰہی و

الہام ربانی بین پیغمبر فقط محفوظ ہین - اور بہت باتونمین تعمیلات

عیسائیون کی مناسب و درست ہین خصوصاً شور ہی جیسا عیسائی

مین ہی ایسا کم ہی (س) بہلا ہنود مین کیا بات اچہی ہی (ج)

بہت باتین اونمین بہی مخصوص اچہی ہین - مثلاً نرمی طبع وغیرہ ہنود

کی مشہور و مندرج کتب قدیمہ ہی اسلیئی رحم و مہربانی انکین زیادہ

ہونی چاہیئی غرض پانچون انگلیان برابر نہین تحقیق و تنقیح و تمیز پر

ضروری ہی ❊ دعا طلب حق از حق در کار ❊

❊ انصاف ہو تو جانو کہ سچ کیا ہی ہو گیا ❊

❊ یون تو لکہا ہوا ہی سبہی کچہہ کتاب مین ❊

بحمد اللہ کہ از توفیق بیکس ❊ ❊ ❊ جواب ارمغند گشت مطبوع ❊

خدا تعالیٰ ہماری دانا و ریکو ہی اعتدال و بیانہ

رو ہی عطا فرماوی آمین ثم آمین

فقط

مطابق ۱۸۶۷ ع ... ماہ ... ۱۲۸۴ ہجری ... تمام

بقلم سید لطف حسین کاتب مطبع ...